شیخ الاسلام

مولانا ابو الوفا ثناء اللہ امرتسریؒ

تحریر: عبدالرشید عراقی۔ سوہدرہ

آخری قسط نمبر ۵

۲۶۔ ثنائی پاکٹ بک

مولانا ثناء اللہ اس کتاب کی وجہ تالیف یہ بیان کرتے ہیں۔

پہلے یہ دستور تھا کہ ایک مصنف کی مکمل تصنیفات کو ایک جلد (اگر اس میں آسکیں) جمع کردیا جاتا تھا۔ جس کا نام کلیات فلاں آج کل ایک جدت یہ ہوئی ہے کہ جملہ مذاہب کے متعلق مفصل یا مختصر لکھا جائے۔ اس کا نام رکھا جاتا ہے "ڈائری یا پاکٹ بک"۔

احباب کا عرصہ سے تقاضا ہے۔ کہ میں بھی ایک پاکٹ بک تیار کرکے ان کے ہاتھوں میں دے دوں۔ تاکہ ہر مذاہب کے مقابلے میں ان کے کام آئے یہ ثنائی بک اسی فرمائش کی تعمیل ہے۔

(ثنائی پاکٹ بک ص ۱۔۲)

اس پاکٹ بک میں آریہ، عیسائی، ہندو، فرقہ بہائیہ، شیعہ، اہل قرآن، نیچریہ، منکرین نبوت محمدیہؐ، اور مرزائیہ کی جامع اور مختصر تردید ہے۔

ثنائی اخبارات

مولانا ثناء اللہ امرتسری نے اسلام کی تبلیغی ضروریات اور اس کے تحفظ و بقاء اور دفاع کے تقاضوں کی تکمیل کے لئے آپ نے مختلف اوودار میں تین اخبار جاری کئے

کسی دانا کا قول ہے کہ "اخبارات قوم کی آواز ہوتے ہیں

اور ایک دانشور نے کہا ہے کہ "اچھے جرائد مذہب، قوم اور ملک کی ترجمانی کرتے ہیں اور اس کے حقوق کے نگران ہوتے ہیں۔

آپ نے مختلف ادوار میں درج ذیل اخبار جاری کئے۔

۱۔ جریدہ مسلمان ۲۔ اخبار اہلحدیث ۳۔ مرقع قادیانی

ماہنامہ و ہفت روزہ مسلمان امرتسر

جب اسلام دشمن فرقوں عیسائیوں ۔ آریوں اور ہندوؤں نے اسلام اور اہل اسلام کے خلاف اعتراضات کا سلسلہ تیز کردیا ۔ تو آپ نے خاص ان کی تردید کے لئے ۱۹۰۰ء میں ماہنامہ مسلمان جاری کیا ۔ اس رسالہ میں تمام مضامین مولانا ثناء اللہ امرتسری خود لکھتے ۔ جن کا انداز مناظرانہ ہوتا تھا ۔ اور اس کے ساتھ کئی قسم کے مباحث ہوتے تھے ۔ مئی ۱۹۰۸ء تک مسلمان ماہنامہ رہا ۔ اس کے بعد اس کی اشاعت ہفت روزہ ہوگئی ۔ اور ۱۹۱۳ء تک مسلمان آپ کی ادارت میں شائع ہوتا رہا ۔ اس کے بعد اس کے حقوق منشی علم الدین امرتسری کے نام منتقل کردئیے گئے ۔ مگر منشی صاحب اس کو زیادہ عرصہ تک سنبھال نہ سکے ۔ اور اس کی اشاعت بند کردی گئی ۔

ہفت روزہ ،اخبار اہل حدیث امرتسر

مولانا ثناء اللہ نے امرتسر سے ہفت روزہ اخبار اہلحدیث ۲۳ شعبان ۱۳۲۱ء مطابق ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء کو جاری کیا ۔ اور یہ اخبار بغیر کسی ناغہ کے ۴۴ سال تک جاری رہا ۔ اس کا آخری شمارہ ۱۳ رمضان المبارک ۱۳۶۶ء مطابق یکم اگست ۱۹۴۷ء کو شائع ہوا ۔

اس ۴۴ سالہ دور میں ایک ہفتہ بھی ایسا نہیں گزرا ۔ کہ اخبار اہل حدیث کا ناغہ ہوا ہو ۔ جنوری ۱۹۱۴ء میں پریس کی تبدیلی کی وجہ سے اہلحدیث شائع نہ ہوسکا ۔ مگر آپ نے اس کی بجائے مخزن ثنائی (جنوری ۱۹۱۴) اور گلدستہ ثنائی (فروری ، مارچ ۱۹۱۴ء) کے نام سے پرچے شائع کیئے ۔ یہ شمارے اخبار اہلحدیث کے ضمنی تھے ۔ ۱۹۱۹ء میں پریس کی تبدیلی کی وجہ سے اجازت نامہ میں تاخیر ہوئی تو آپ نے ، اور ۱۵ فروری ۱۹۱۹ء کے شمارے گلدستہ ثنائی کے نام سے شائع کئے اور اگست ۱۹۲۳ء میں پھر پریس کی تبدیلی کہ وجہ سے ۱۰ اور ۱۷ اگست ۱۹۲۳ء کے شمارے گلدستہ ثنائی کے نام سے شائع ہوئے

اخبار اہلحدیث امرتسر کو مولانا ثناء اللہ کی ادارت کا مستقل اعزاز حاصل رہا تاہم سفر حج کے دوران ۳۰ اپریل ۱۹۲۶ء تا ۲۷ اگست ۱۹۲۶ء آپ کے صاحبزادے مولوی عطاء اللہ شہید اس کے مدیر اور مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی نگران رہے ۔

یہ اخبار کس جذبے کے تحت جاری ہوا تھا ۔ مولانا ثناء اللہ مرحوم لکھتے ہیں ۔

"جب مذہبی تبلیغ کی ضرورت روزمرہ بڑھتی نظر آئی اور تصنیف کتب کا کام ناکافی ثابت ہوا تو اخبار اہلحدیث جاری کیا گیا۔ جس میں ہر غلط خیال کی اصلاح کی جاتی ہے اور غیر مسلم کے حملہ کا جواب دیا جاتا ہے۔ (اہل حدیث امرتسر ۲۳ جنوری ۱۹۴۲)

اخبار اہل حدیث کے بارے میں آپ نے جو تعارف اپنی تصانیف کے سرورق پر کرایا ہے اسے بھی ملاحظہ فرمائیں۔

یہ اخبار کیا ہے۔ مجمع البحرین ہے۔ یعنی دین و دنیا کا مجموعہ۔ جس میں ملکی، مذہبی، اخلاقی اور تاریخی مضامین کے علاوہ متفرق سوال و جواب، مذہبی فتاویٰ اور مخالفین کے اعتراضات کے جوابات درج ہوتے ہیں۔ غرض یہ اخبار، توحید وسنت کا حامی، شرک و بدعت کا دشمن، مخالفین کے سامنے ڈھال کا کام دینے والا اور دنیا بھر کی چیدہ چیدہ خبریں بتانے والا ہے۔

اس اخبار کے مختصر اغراض و مقاصد یہ تھے۔

۱۔ دین اسلام اور سنت نبوی علیہ الصلوۃ و السلام کی اشاعت کرنا۔

۲۔ مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیاوی خدمات بجا لانا۔

۳۔ حکومت اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

چونکہ یہ اخبار توحید و سنت کے احیاء اور قرآن و حدیث کی بقاء کے لئے جاری کیا گیا تھا۔ اس لئے اس کے ٹائیٹل پر تسمیہ شریفہ کے بعد یہ حدیث "ماٹو" کے طور پر لکھی جاتی تھی۔

قال الرسول صلی اللہ علیہ وسلم، " ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بهما کتاب اللہ و سنتی" (مشکوۃ المصابیح ج ۱ ص ۳۱)

اس کے بعد یہ شعر لکھا جاتا۔

اصل دیں آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفیٰ برجاں مسلم داشتن

اخبار اہلحدیث کے مستقل عنوانات یہ ہوتے تھے۔

۱۔ اداریہ ۔ مولانا خود تحریر فرماتے

۲۔ شذرات۔

۳۔ قادیانی مشن۔ اس کے تحت قادیانیت کے تردید میں مدلل طریق سے آپ خود بھی مضامین لکھتے اور دوسرے اہل علم حضرات کے مضامین بھی شائع کئے جاتے۔

۴۔ فتاویٰ۔ مولانا ثناء اللہ استفتاء کا جواب مختصر دیتے۔ اور بسا اوقات قرآن و حدیث کا مجملاً یا تفصیلاً

حوالہ بھی ہوتا ۔ اہل علم کا فتویٰ پر تعاقب بھی ہوتا ۔ اور پھر ان تعاقبات کا جواب بھی دیتے ۔ اس قسم کے تعاقبی فتاویٰ بہت مفید اور پراز معلومات ہوتے ۔ جن سے عوام کے دینی علوم میں بہت اضافہ ہوتا ۔

(۵) تفسیر بالاقساط (۶) مراسلات (۷) ملکی مطلع (۸) متفرقات (۹) انتخاب الاخبار (۱۰) اشتہارات ۔

اخبار اہل حدیث اسلامی تعلیمات کی اشاعت اور عقائد باطلہ کی تردید کے لئے پورے برصغیر میں اپنی مثال آپ تھا ۔

ماہنامہ مرقع قادیانی امرتسر

ماہنامہ مرقع قادیانی امرتسر ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء کو جاری ہوا ۔ یہ رسالہ مرزائیت کے قصر سراب کی بنیادیں ہلانے اور اس کی کفر نواز وباطل طراز عمارت کو صفحہ ہستی سے مٹانے کے لئے جاری کیا گیا تھا ۔ اس رسالے میں قادیانی خرافات کا جواب ایسے مدلل اور دلچسپ انداز میں دیا جاتا تھا ۔ کہ خود غلام احمد قادیانی بھی پھڑک اٹھتا ۔ یہی وجہ ہے کہ بانی مرزائیت نے تنگ آکر جھوٹے کے لیے سچے کی زندگی میں ہلاک ہونے کی دعا کی ، جو قبول ہوگئی اور مرزا قادیانی بعارضہ ہیضہ انتقال کرگیا ۔ جس پر مولانا ثناء اللہ کو کہنا پڑا ۔

لکھتا تھا کاذب مرے گا پیشتر   کذب میں پکا تھا پہلے مر گیا

مرقع قادیانی جون ۱۹۰۷ء میں شائع ہونا شروع ہوا ۔ اور اکتوبر ۱۹۰۸ء تک جاری رہا ۔ اس کے بعد دوبارہ اپریل ۱۹۳۱ء میں جاری ہوا ۔ اور اپریل ۱۹۳۳ء تک جاری رہا ۔

مرقع قادیانی کے پہلے صفحے کی تصویر ملاحظہ فرمائیں

سیکون فی امتی کذابون ثلثون کلھم انه نبی اللّٰہ

و انا خاتم النبین لا نبی بعدی

ماہواری رسالہ

مرقع قادیانی

یہ رسالہ ہر انگریزی مہینے کی پہلی تاریخ کو امرتسر سے شائع ہوتا ہے ۔

مقصد اعلیٰ

اس رسالے کا اسلام سے بیرونی اور اندرونی حملات کی مدافعت کرنا اور مرزا قادیانی کے غلط خیالات کی اصلاح کرنا ۔

مدیر مسئول ۔ ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری

اس رسالہ کے مضامین مولانا ثناء اللہ امرتسری خود ارقام فرماتے ۔ اور دوسرے اہل علم بھی اس میں مضامین بھیجتے ۔ جو شائع کیے جاتے ۔ صفحہ آخر پر گلدستہ اخبار کے عنوان سے ایک صفحہ خبریں ہوتیں ۔ جن کا تعلق عموماً قادیانیت سے ہوتا ۔ اور ٹائیٹل کے اندر اور باہر کتابوں کے اشتہارات ہوتے اور یہ تمام کتابیں بھی قادیانیت سے متعلق ہوتیں ۔

سیاسی خدمات

برصغیر کی سیاست میں مولانا ثناء اللہ مرحوم کا بڑا حصہ ہے ۔ ابتدا میں انڈین نیشنل کانگریس ملک کی واحد نمائندہ جماعت تھی ۔ جس میں ہندو اور مسلمان شامل تھے ۔ مولانا ثناء اللہ بھی کانگریس میں شامل رہے ۔ ۱۹۰۶ء میں مسلم لیگ کا قیام عمل میں آیا تو بہت سے مسلمان لیڈر کانگریس سے علیحدہ ہوکر مسلم لیگ میں شامل ہوگئے ۔ اس لیے کہ ہندو لیڈر شروع سے ہی مخلص نہ تھے ۔ اور مسلمان عمائدین کا اولین مقصد حصول آزادی کے ساتھ ساتھ اسلامی اقتدار اور نظام شریعت کا قیام تھا ۔ خود مولانا ثناء اللہ امرتسری کا مطمح نظر بھی یہی تھا ۔ اس لئے مولانا ثناء اللہ نے کانگریس سے علیحدگی اختیار کرلی ۔ اور مسلم لیگ سے وابستہ ہوگئے ۔ آپ نے مسلم لیگ سے ایسا رشتہ جوڑا کہ زندگی کے آخری لمحات تک مسلم لیگ سے وابستہ رہے ۔ کانگریس سے علیحدگی کا سب سے بڑا سبب نہرو رپورٹ تھی ۔ جس میں کانگریس راہنماؤں نے اپنے عزائم کو واشگاف الفاظ میں بیان کردیا تھا ۔ اور اس رپورٹ نے مسلمانوں کے حقوق کو پامال کردیا تھا ۔ اور رپورٹ کے شائع ہو جانے کے بعد کسی درد مند مسلمان کے لئے کانگریس میں رہنے کی گنجائش نہ رہی ۔

۱۹۱۹ء میں امرتسر سیاسیات کا سب سے بڑا مرکز تھا ۔ ۱۳ اپریل ۱۹۱۹ء کو جلیانوالہ باغ پر قیامت برپا ہوئی ۔ حکومت نے ہندو مسلمان اور سکھوں کے ایک مشترکہ اجلاس پر گولی چلا دی ۔ جس میں سینکڑوں آدمی تہ تیغ ہوئے اور ہزاروں لوگ زخمی ہوئے ۔ عوام نے حکومت کے اس ظلم و تشدد کے خلاف علم بغاوت بلند کیا ۔ اور ہندوستان کی تین بڑی جماعتوں نے (کانگریس ۔ مسلم لیگ اور خلافت نے) اپنے سالانہ جلسے امرتسر میں منعقد کرنے کا فیصلہ کیا ۔ تاکہ ہندوستان کے مختلف صوبوں کے لوگ شمع آزادی کے پروانے جلیانوالہ باغ کے شہداء کو خراج عقیدت پیش کریں ۔

امرتسر میں یہ تین بڑے سیاسی جلسے بڑی شان و شوکت سے منعقد ہوئے ۔

ہندوستان کے بڑے سیاسی رہنما امرتسر میں موجود تھے ۔ مگر مولانا محمد علی جوہر اور مولانا شوکت علی کی کمی محسوس کی جارہی تھی ۔ یہ دونوں بھائی اسیر تھے ۔ مسلم لیگ کے اجلاس کی صدارت مسیح الملک حکیم محمد اجمل خان کررہے تھے ۔ اور مولانا ثناء اللہ صدر مجلس استقبالیہ کی حیثیت سے خطبہ پڑھ رہے تھے ۔ کہ تار سے اطلاع ملی کہ علی برادران رہا کردیئے گئے ہیں ۔ اور وہ جلسہ میں شرکت کے لئے امرتسر پہنچ رہے ہیں ۔ مسیح الملک حکیم اجمل خان نے یہ تار حاضرین کو سنایا اور فلک شگاف نعروں سے فضا گونج اٹھی ۔

جب علی برادران مسلم لیگ کے جلسہ میں پہنچے ۔ تو ان کا والہانہ استقبال کیا ۔ مسیح الملک حکیم محمد اجمل خان سالانہ جلسہ کی صدارت کررہے تھے ۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد علامہ اقبال کھڑے ہوکے اور انہوں نے علی برادران کے خیر مقدم کیا ۔

اس جلسہ میں قائداعظم محمد علی جناح کو باتفاق مسلم لیگ کا صدر منتخب کیا گیا ۔

مسلم لیگ کے جلسہ کا انتظام مولانا ثناء اللہ مرحوم نے کیا تھا ۔ جب جلسہ ختم ہوا ۔ اور مسلم لیگ کا جلسہ انتظامات اور کارکردگی کے اعتبار سے کانگریس اور خلافت کے جلسوں سے سب سے اچھا تھا ۔ تمام اکابرین نے مولانا ثناء اللہ کو مبارکباد دی ۔ مولانا ثناء اللہ ممتاز عالم دین اور مناظر کی حیثیت سے مشہور تھے ۔ مگر مسلم لیگ کے جلسے کے بعد یہ حقیقت آشکار ہوئی ۔ کہ مولانا ایک بڑے منتظم بھی ہیں ۔ مولانا ثناء اللہ مسلم لیگ سے پہلے ہی وابستہ ہوچکے تھے ۔

۱۹۱۸ء میں ترکی کی شکست کے بعد مسلم لیگ کا اجلاس دہلی میں مولوی فضل الحق کی صدارت میں منعقد ہوا ۔ اس اجلاس میں مسلم اکابر کے علاوہ برصغیر کے نامور علمائے کرام نے بھی شرکت کی ۔ جن میں مولانا عبد الماجد بدایونی، مولانا احمد اللہ اور مولانا ثناء اللہ خصوصی طور پر اجلاس میں شریک ہوئے ۔ مولانا ثناء اللہ نے اس جلسہ میں ایک ولولہ انگیز تقریر کی اور ترکی کو ہندی مسلمانوں کی بھرپور حمایت کا یقین دلایا ۔

۱۹۲۰ء میں ہندوستان کے ہندو مسلم لیڈروں کا ایک وفد وائسرائے سے ملا ۔ اس وفد میں گاندھی جی ۔ مولانا محمد علی جوہر ۔ جواہر لعل نہرو ۔ حکیم اجمل خان ۔ قائداعظم محمد علی جناح اور مولانا ثناء اللہ امرتسری شامل تھے ۔ اس سے اندازہ ہوسکتا ہے ۔ کہ مولانا کا سیاست میں کس قدر بلند مقام تھا ۔

۱۹۳۰ء میں علامہ اقبال نے الہ آباد میں مسلم لیگ کے تاریخی اجلاس میں اسلامی ریاست (پاکستان) کا تصور پیش کیا تھا ۔ تو مولانا ثناء اللہ نے اپنے اخبار اہلحدیث میں اس کی حمایت کی ۔ اور کئی مقالات اس کی تائید میں لکھے ۔

مارچ ۱۹۴۰ء میں مسلم لیگ کا تاریخی اجلاس منٹو پارک لاہور میں منعقد ہوا ۔ جس میں قرارداد پاکستان منظور ہوئی ۔ مولانا ثناء اللہ اس تاریخی اجلاس میں شریک تھے ۔

مولانا ثناء اللہ کا سب سے بڑا تاریخی کارنامہ یہ ہے کہ آپ نے اہلحدیث حضرات کو تحریک کی کہ وہ اجتماعی طور پر تحریک پاکستان اور مسلم لیگ کا ساتھ دیں ۔

حکیم آفتاب احمد قرشی مرحوم لکھتے ہیں ۔

مولانا ثناء اللہ کی تحریک پر ۱۹۴۶ء میں جماعت اہلحدیث کلکتہ کے زیراہتمام ایک عظیم الشان کانفرنس منعقد ہوئی ۔ جس میں ہندوستان بھر کے اکابر علماء شریک ہوئے ۔ نامور عالم مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی صدر مجلس تھے ۔ اس جلسہ میں مولانا ثناء اللہ کی تجویز پر اتفاق رائے سے یہ فیصلہ ہوا کہ ۔ جماعت اہلحدیث مسلم لیگ سے متفق ہے ۔ اور مسلم لیگ کے ساتھ شمولیت میں نہ صرف جماعتی مفاد سمجھتی ہے بلکہ اسے اسلامیان ہند کی واحد نمائندہ جماعت تسلیم کرتی ہے ۔ اس تاریخی فیصلہ کا سہرا مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی اور مولانا ثناء اللہ کے سر تھا ۔ (کاروان شوق ص ۲۲۳)

مولانا ثناء اللہ امرتسری پہلی بار ۱۹۱۸ء میں قائداعظم محمد علی جناح سے ملے ۔ اور ۱۹۱۹ء میں مسلم لیگ کے جلسہ امرتسر کے صدر استقبالیہ مولانا خود تھے ۔ اور اس کے بعد بھی ایک دو دفعہ مولانا ثناء اللہ کی ملاقات قائداعظم سے ہوئی ۔ علامہ اقبال سے بھی مولانا ثناء اللہ کے گہرے مراسم تھے ۔ مولانا ثناء اللہ حکیم مشرق کی شخصیت کے معترف تھے ۔ علامہ اقبال نے اسلامی قومیت کا جو تصور پیش کیا تھا ۔ وہ مولانا ثناء اللہ کو بے حد عزیز تھا ۔ مولانا ثناء اللہ علامہ اقبال کی شاعری کے بے حد مداح تھے ۔ اور گاہے گاہے اپنی تقریر میں علامہ اقبال کے اشعار پڑھتے ۔ اور سامعین میں جذبہ اور ولولہ پیدا کرتے ۔

مولانا ثناء اللہ کی ملی ، قومی اور سیاسی خدمات کا دائرہ مسلم لیگ تک محدود نہ تھا ۔ وہ خلافت اور جمعیۃ العلماء ہند کے سرکردہ رہنما تھے ۔ دہلی میں خلافت کمیٹی کا جو تاسیسی اجلاس ہوا تھا ۔ مولانا ثناء اللہ اس کے رکن تھے ۔ مولانا ثناء اللہ جمعیۃ العلماء ہند کے بانیوں میں سے تھے ۔ اور اس کے فعال رہنما تھے ۔

۱۹۱۹ء میں آپ ہی کی تحریک پر جمعیۃ العلماء کا پہلا اجلاس دسمبر ۱۹۱۹ء میں امرتسر میں منعقد ہوا ۔ اجلاس کی صدارت مولانا مفتی کفایت اللہ دہلوی نے کی ۔

مولانا عبدالرزاق ملیح آبادی اس اجلاس کے بارے میں لکھتے ہیں ۔

اب مجلس میں داخلے کے بعد کیا دیکھتا ہوں ۔کہ مفتی کفایت اللہ صاحب کے پہلو میں مولانا ثناء اللہ صاحب تشریف فرما ہیں اور صدارت کے فرائض زبردستی خود ہی انجام دے رہے ہیں اور مولانا ثناء اللہ

مفتی صاحب کو بولنے نہیں دیتے تھے ۔ اور مداخلت کا گویا ٹھیکہ لے بیٹھے ہیں ۔

(ذکر آزاد ص ۱۷۶)

جمعیۃ العلماء ہند نے جب کسی معاہدے اور شرائط کے بغیر کانگریس کی حمایت اور مسلم لیگ کی مخالفت شروع کردی ۔ تو مولانا ثناء اللہ جمعیۃ العلماء ہند سے علیحدہ ہوگئے ۔ اور اپنی علیحدگی کے اسباب اپنے اخبار اہلحدیث امرتسر مجریہ ۲ فروری ۱۹۴۲ء میں تفصیل سے روشنی ڈالی ۔

ہجرت

مارچ ۱۹۴۷ء میں تقسیم ہند کے یقینی ہوجانے سے مشرقی پنجاب میں فسادات کا سلسلہ شروع ہوگیا ۔ اور اگست و ستمبر ۱۹۴۷ء تک مشرقی پنجاب میں مسلم کشی کا جو قیامت خیز ہنگامہ رہا ۔ اسے بیان کرنے کی ضرورت نہیں ۔

۱۳ اگست ۱۹۴۷ء کو آپ کے صاحبزادے مولوی عطا اللہ بم کے ایک دھماکہ میں شہید ہوگئے ۔ مولانا ثناء اللہ نے اسی وقت مسجد اہلحدیث میں نماز جنازہ پڑھائی ۔ اور بمشکل قبرستان میں لے جاکر دفن کیا ۔

۱۴ اگست کو نہایت کسمپرسی کی حالت میں امرتسر سے لاہور پہنچے ۔ چند دن لاہور میں قیام کے بعد شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل السلفی کی تحریک پر گوجرانولہ تشریف لے آئے ۔ اور جنوری ۱۹۴۸ء میں آپ گوجرانولہ سے سرگودھا تشریف لے گئے ۔ جہاں آپ کو ثنائی برقی پریس امرتسر کے بدلے ایک پریس الاٹ ہوا تھا ۔

وفات

۱۲ فروری ۱۹۴۸ء کو آپ پر فالج کا حملہ ہوا اور ۱۵ مارچ ۱۹۴۸ء مطابق ۳ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۷ھ یوم دو شنبہ آپ نے انتقال کیا ۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

مولانا ثناء اللہ نے ایک بار خاص مناسبت سے ۱۸ اپریل ۱۹۴۰ء کو اہلحدیث میں یہ دعا آرزو سپرد قلم کی تھی ۔

میرا جنازہ جو نکلے تو اس طرح نکلے   کہ ہوں جنازے پہ سارے موحد و مومن

مولانا ثناء اللہ کی یہ آرزو پوری ہوئی اور سرگودھا کے اہل توحید و ایمان نے آپ کو سپرد خاک کیا ۔

اس کے علاوہ آپ بکثرت یہ شعر بھی پڑھا کرتے تھے۔

مارا دیار غیر میں لاکر وطن سے دور
رکھ لی میرے خدا نے میری بیکسی کی شرم

یہ شعر بھی پوری صداقت کے ساتھ پورا ہوا۔

اللهم اغفرله وارحمه وعافه واعف عنه واكرم نزله. و وسع مدخله و ادخله الجنة الفردوس
و اعذه من عذاب القبر و من عذاب النار

مراجع و مصادر

مشکوۃ المصابیح۔	امام ولی الدین خطیب تبریزی (م ۷۳۷ھ)
سیرۃ ثنائی	مولانا عبدالمجید خادم سوہدروی (م سنہ ۱۹۵۹ء)
حیات شبلی	مولانا سید سلیمان ندوی (م سنہ ۱۳۷۳ھ)
یاد رفتگان	مولانا سید سلیمان ندوی (م سنہ ۱۳۷۳ھ)
ذکر آزاد	مولانا عبدالرزاق ملیح آبادی (م سنہ ۱۳۶۱ء)
فتاوی رشیدیہ	مولانا رشید احمد گنگوہی (م ۱۳۲۳)
ہندوستان میں اہلحدیث کی علمی خدمات	مولوی ابو یحیٰ امام خان نوشہروی (م سنہ ۱۹۶۶ء)
کاروان شوق	حکیم آفتاب احمد قرشی (م ۱۹۸۱)
ہندوستان میں جماعت اہل حدیث کی تصنیفی خدمات۔	مولوی محمد مستقیم سلفی بنارسی

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب

بانی جامعہ محمدیہ گوجرانولہ عرصہ سے صاحب فراش ہیں لیکن اب الحمد للہ کافی افاقہ ہے۔ قارئین حرمین سے گزارش ہے کہ ان کی صحت تامہ و عاجلہ کی دعا فرمائیں۔